بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۴ رمضان ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۵ نبوت ۱۳۴۹ہش ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۷۱

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ جات اور انکی فوری ادائیگی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی رقم ۲۶,۰۰,۹۲۷ تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے احباب کو معلوم ہے کہ وعدے کا ½ حصہ نومبر تک ادا کرنا ضروری ہے۔ اِس وقت تک کُل وصولی قریباً سات لاکھ روپے ہوئی ہے سکیم کے مطابق نومبر تک بارہ لاکھ وصولی ہو جانی چاہیئے۔ فوری ادائیگی کے سِلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صفِ اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ، صفِ دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صفِ سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اِس سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے"

اب نومبر کا مہینہ ختم ہونے میں چند یوم رہ گئے ہیں۔ احباب اپنے وعدوں کی فوری ادائیگی فرمائیں۔

جن دوستوں کو دفتر کی طرف سے انفرادی طور پر چٹھیاں لکھی گئی ہیں وہ فوری طور پر اپنی موعودہ رقوم ادا فرما کر دفتر کو مطلع فرمائیں۔

امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے ہاں اَب تک نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی جو وصولی ہو چکی ہو وہ جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے اور احباب جماعت کی قُربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۴ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن ابھی ضعف چل رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

• میری والدہ صاحبہ محترمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور فدائی صحابی حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب مرحوم آف گلگت کی اہلیہ ہیں اور جنہیں خود بھی حضور علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل ہے قریباً ایک ماہ سے ربوہ میں بیمار چلی آ رہی ہیں اگرچہ پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے لیکن کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ مَیں جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ والدہ صاحبہ محترمہ کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیز مَیں اپنے خاوند کی صحت و عافیت اور بچوں کے نیک بننے اور علم کی دولت سے مالا مال ہونے کے لئے بھی عاجزانہ درخواستِ دعا کرتی ہوں۔

(خورشید بیگم اہلیہ احمد سہراب خان صاحب نصار۔ کراچی)

• برادرم ملک تنویر احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام پرائمری سکول محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) بعارضہ فالج بیمار ہیں اور آجکل کنری میں زیرِ علاج ہیں۔ انہوں نے بی۔اے سال اوّل کا امتحان بھی دے رکھا ہے احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالماجد قریشی۔ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

• محترم حکیم عبدالواحد صاحب مانسہرہ عارضہ قلب سے شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ حکیم صاحب کی صحتِ کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(محمد عرفان امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

ضروری اعلان

امسال جو دوست حج کے لئے مع اہلیہ تشریف لے جا رہے ہوں وہ ازراہِ کرم اپنے اسمِ گرامی اور پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

خاکسار محبوب عالم خالد
خالد منزل۔ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۲۵ر نبوت ۱۳۴۹ ہش

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

اسلامی اصولوں کو فقہاء نے عبادات اور معاملات میں محض نظری طور پر تقسیم کیا ہے۔ دراصل انسانی زندگی کے مقصد کا تعین اللہ تعالیٰ نے اس آیہ میں فرمایا ہے :-

وما خلقت الجن والانس اِلّا لیعبدون

یعنی ہم نے جن و انس کو سوا عبادت کے اور کسی مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اسلئے معاملات بھی اسلام میں عبادت ہیں اگر وہ الٰہی منشاء عدل و انصاف سے طے کئے جائیں۔ اس لحاظ سے انسانی زندگی تمام کی تمام عبادت ہے۔ لیکن تفصیل اور تشریح کے لئے انسانی اعمال کو فقہاء نے عبادات اور معاملات میں تقسیم کرکے اپنے قیاسات میں آسانی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن کریم کی ہدایات متقیوں کے لئے ہیں صرف متقی لوگ ہی ان ہدایات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے خواہ عبادات ہوں یا معاملات ان کی سرانجام دہی میں اوّلین چیز تقویٰ ہے۔

معاملات میں اور باتوں کے علاوہ حکومت کے کاروبار بھی شامل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حکومت کے کاروبار چلانے کے لئے بھی کچھ اصول دیئے ہیں۔ حکومت کا تصور یہ ہے کہ اس کے پاس ایسی طاقت ہوتی ہے جو معاشرہ میں توازن رکھتی ہے اور معاشرہ کے دشمنوں اور وطن کے دشمنوں کے مقابلہ میں دفاع کرتی ہے۔ جہاں تک معاشرہ کے توازن کا سوال ہے حکومت کا بنیادی اصول لا اکراہ فی الدّین ہے۔ یعنی انسان کے ضمیر کو مذہبی عقیدہ کے بارے میں کلی طور پر آزادی دی گئی ہے۔ ہر انسان اپنا مذہبی عقیدہ جو پسند کرے رکھ سکتا ہے اس میں اس پر کسی قسم کا دباؤ خواہ وہ دباؤ ظاہر طاقت کا ہو یا قانون کی شکل میں اسلام میں ناجائز ہے۔ اسلام میں کسی اسلامی حکومت کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا کوئی عقیدہ بتائے تو جبراً اس کو کسی اور عقیدہ کا پابند قرار دیا جائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے آپ کو عیسائی۔ بودھ یا مسلمان کہتا ہے تو دنیا کی حکومت اسکو غیر عیسائی، غیر بودھ یا غیر مسلمان قرار نہیں دے سکتی۔

اس سے بڑھ کر اور کیا جہالت ہو سکتی ہے کہ کوئی اس سادہ حقیقت کو بھی نہ سمجھے کہ ایک شیعہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے اور اس کو کہا جائے کہ نہیں تو شیعہ نہیں ہے بلکہ تو سُنّی ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ صرف اس کی جہالت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے دیوانہ پن کی علامت ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سوجھ بوجھ اور شعور رکھتے ہوئے ایسی غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

اس کے باوجود ازمنہ وسطیٰ میں انسان پر ایسا دور آچکا ہے۔ کہ مذہب کے دیوانے اس دیوانگی کا اظہار بڑے شدومد سے کرتے رہے ہیں۔ مثلاً یورپ میں اختلافِ عقیدہ پر ایک عقیدہ کا حامل حکومتی اقتدار حاصل کرکے دوسرے عقیدہ والوں کو مرتد قرار دیکر قتل کرتے رہے ہیں۔ اور اس کو مقتول پر اپنا رحم و کرم بیان کرکے عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔

حکومت کے بنیادی اصولوں میں لا اکراہ فی الدّین کا اصول بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے تمام فرستادہ لا اکراہ فی الدّین کے اصول پر عمل پیرا رہے ہیں لیکن اسلام نے اِس اصول کو نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ قرآن کریم نے اکراہ اور جبر کو کفّار کا اصول بیان کیا ہے۔ یہ صرف کفار ہی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو سنگسار اور جبراً اپنے مذہب میں لوٹانے پر اصرار کرتے رہے ہیں۔ اسلام صاف صاف لفظوں میں کفّار کے اس جبر کی تردید کر رہا ہے اور یہ اصول پیش کرتا ہے کہ ہر انسان کو آزادیٔ ضمیر کا حق ہے اور کوئی جبر کسی کو اپنے عقیدے سے بدلنے کے لئے نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں

(۱) لکم دینکم ولی دین۔

(۲) من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر

یعنی (۱) تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے۔

(۲) جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

گوجرانوالہ

کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم سعید احمد خاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ معرفت اعوان انڈسٹریز 2/A سمال انڈسٹریز گوجرانوالہ سے حاصل کریں۔ پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

مسیحِ زماںؑ کا یہ زندہ نشاں ہے

طمانیتِ قلب و آرامِ جاں ہے\
زمانہ میں ربوہ سی بستی کہاں ہے

ہے "اسلام آباد" وہ شہر جس میں\
رضاء و صفاء و سلام و اماں ہے

یہی الوصیّت میں فرما گئے ہیں\
خلافت کا یہ سلسلہ جاوداں ہے

یہ سورج نہ ڈوبیگا اب تا قیامت\
مسیحِ زماںؑ کا یہ زندہ نشاں ہے

اگر مال و زر کے جہانگیر ہو تم\
تو تنویرؔ بھی فقر کا شاہِ جہاں ہے

تنویرؔ

درس الحدیث

آخری عشرہ کی برکات اور اعتکاف کے احکام

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

عن انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها الا كل محروم۔
(ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رمضان آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مہینہ آگیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو اس رات کی برکات سے محروم رہا وہ گویا ہر خیر سے محروم ہوگیا۔ اس رات کی خیر و برکت سے وہی محروم ہوتے ہیں جن کا کلیتہً محروم ہونا مقدر ہوتا ہے۔

تشریح۔ لیلۃ القدر ماہ رمضان کی ایک امتیازی خوبی ہے لیلۃ القدر کا ذکر خاص طور پر ایک قرآنی سورت میں کیا گیا ہے۔ ہزار مہینہ قریباً اسّی سال انسانی زندگی کا عرصہ ہے گویا جسے یہ بابرکت رات اپنی خیرات و برکات کے ساتھ نصیب ہو جاتی ہے وہ اپنے زندگی کے مقصد کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے حضور علیہ السلام نے رمضان کی جملہ برکات سے مستفید ہونے کی ہدایت فرمائی ہے اور لیلۃ القدر سے خصوصی استفادہ کی تلقین فرمائی ہے۔ بالعموم یہ رات آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ اسی لئے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔

عن عائشة ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه اللّٰہ ثم اعتكف ازواجه من بعده۔
(البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آخری راتیں اعتکاف میں گزارا کرتے تھے۔ وفات تک حضور کا یہی دستور رہا۔ حضور کی وفات کے بعد ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتی تھیں۔

تشریح۔ رمضان ارک کی آخری دس راتیں خاص طور پر بابرکت ہوتی ہیں اسی عشرہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے یوں تو حضور علیہ السلام تمام دن اور تمام راتیں عبادت کرتے تھے۔ مگر ہر موقعہ کی خصوصیات ہوتی ہیں رمضان کے ایام کو بھی خصوصیت حاصل ہے اور اس آخری عشرہ کو غیر معمولی عظمت حاصل ہوتی ہے اعتکاف میں بہ نیت عبادت بند ہونے کا نام ہے مومن اس طرح آستانہ الوہیت پر دھونی رما کر بیٹھتا ہے اس کا دن رات کا کام بس فنافی اللہ ہی ہوتا ہے معتکف زکی پرکیف عبادت ہے۔

عن ابی هريرة قال كان يعرض على النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشراً فاعتكف عشرين في العام الذي قبض۔
(البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سالانہ قرآن مجید ایک مرتبہ دہرایا جاتا تھا۔ لیکن جس سال حضور کا وصال ہوا۔ اس سال قرآن مجید دو مرتبہ دہرایا گیا۔ ایسا ہی حضور ہر سال دس راتیں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ مگر اپنی وفات کے سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیس راتوں کا اعتکاف کیا

تشریح:۔ قرآن مجید کی حفاظت کیلئے ہر سال رمضان المبارک میں جبریلؑ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن مجید دہرایا کرتے تھے۔ یہ کلام الٰہی سے عشق اور انہماک کی صورت ہے وفات کے سال یہ انہماک دو چند ہو گیا۔ اسی طرح وفات کے سال اعتکاف کی راتیں بھی دوگنا ہوگئیں۔ اللہ تعالےٰ سے مناجات کا زمانہ بھی بڑھ گیا اور اس کی کیفیت میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کی اطلاع مل گئی تھی۔ اور آپ نے اعلان بھی فرما دیا تھا کہ میں ساٹھ سال سے چند برس کم و بیش پا کر وفات پانے والا ہوں۔ یہ اطلاع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے محبوب کے قرب کے لئے اور بے تاب کرنے والی تھی چنانچہ عبادت بھی دو چند ہوگئی

عن عائشة قالت كان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اعتكف ادنى الی راسه وهو فی المسجد فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان۔
(البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اعتکاف میں ہوتے تھے تو اپنا سر مبارک کھڑکی میں سے میرے قریب کر دیتے میں آپ کے بالوں کو کنگھی کر دیا کرتی تھی حضور سوائے انسانی ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لایا کرتے تھے۔

تشریح۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معتکف کا سارا وقت مسجد میں ہی گزرنا چاہیئے۔ اسے صرف قضائے حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت ہے مسجد نبوی کے ساتھ حضور علیہ السلام کا گھر تھا۔ گھر کی کھڑکی مسجد میں کھلتی تھی حضور کے سر کے بال زیادہ تھے اور بعض وقت حضور یہ محسوس کرتے کہ کوئی اور سر کے بالوں میں کنگھی کر دے اس حدیث سے ثابت ہے کہ معتکف ہونے کی حالت میں حضور نے اپنا سر کھڑکی کے راستے باہر کر دیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر سے کنگھی کر دی۔

عن عائشة قالت كان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل فی معتكفه
ابن ماجہ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کر کے اپنے جائے اعتکاف میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

تشریح۔ اعتکاف آخری دس راتوں کا مسنون ہے۔ اسلام میں رات پہلے ہے اور دن بعد میں۔ اس لحاظ سے بیسویں اور اکیسویں روزے کی درمیانی رات بہرحال اعتکاف میں گزارنی چاہیئے۔ چونکہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے دس راتیں یقینی طور پر پوری کرنے کے لئے انیسویں اور بیسویں روزے کی درمیانی شب کو بعض محدثین نے اعتکاف کا وقت قرار دیا ہے اس لحاظ سے انیسویں روزہ کی شام کو معتکف کو مسجد میں ہونا چاہیئے

جائے اعتکاف (معتکف) میں نماز فجر کے بعد خلوت کاملہ کا آغاز ہو جانا چاہیئے۔ اس بارے میں فقہاء میں معمولی سا اختلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف فیمر کما ھو فلا یعرج یسأل عنہ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو آپ بیمار کی بیمار پرسی چلتے چلتے کر لیتے تھے دریافت فرما لیتے کہ اس کا کیا حال ہے۔ آپ راستہ چھوڑ کر خاص طور پر مڑ کر بیمار پرسی نہ کیا کرتے تھے۔

تشریح۔ بیمار پرسی اسلام میں بڑے ثواب کا کام ہے اس نیکی کے بجا لانے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے مگر اعتکاف کی حالت میں مریض ہے تو بیمار کا حال پوچھ لینا درست ہے مگر بیمار پرسی کی غرض سے اعتکاف سے جانا سنت نبوی سے ثابت نہیں ہے۔

عن عائشۃ قالت السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشھد جنازۃ ولا یمس المرأۃ ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لابد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے لحاظ سے معتکف کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ بیمار کی عیادت اور جنازہ میں شمولیت کے لئے نہیں جا سکتا اور نہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے اور سوائے لاچار کرنے والی ضرورت کے مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ نیز اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا۔ اعتکاف کے لئے ایسی مسجد ہونی چاہیئے جس میں نماز باجماعت ہوتی ہو۔

تشریح۔ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی احادیث سے ماخوذ شرائط اعتکاف کا ذکر فرمایا ہے ان شرائط کا خلاصہ یہ ہے کہ اعتکاف میں معتکف کو پورے وقت کے لئے اور پوری توجہ سے مسجد میں ذکر الٰہی نوافل اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہنا چاہیئے۔

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تھے تو حضور کے لئے مسجد نبوی کے ستون توبہ کے پاس بستر بچھا دیا جاتا تھا یا تخت پوش رکھا جاتا تھا۔

تشریح۔ معتکف کی جسمانی ہولت کے لئے زمین پر یا تخت پوش پر بستر بچھانا مناسب ہے بنا [illegible] اعتکاف ایک غیر معمولی [illegible] ہے جو معتکف [illegible] بچے کی طرح جو زمین پر لیٹ کر اپنی ماں کی محبت کو اپیل کرتا ہے رب کریم کے سامنے اس کے گھر میں اسی جذبہ کا اظہار کرتا ہے اسلئے عموماً اعتکاف والے زمین پر ہی بیٹھتے ہیں۔ لیکن اس حدیث کی رو سے ضرورتاً تخت پوش یا چارپائی بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب ویجزی لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا۔ ابن ماجہ

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ اعتکاف کے ذریعے جملہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ البتہ اسے نیکیوں کا بدلہ اسی طرح ملتا ہے جیسا کہ تمام نیک کام بجا لانے والے کو ملتا ہے

تشریح۔ معتکف مسجد میں بند ہو جاتا ہے اسلئے لازماً وہ ان تمام برائیوں اور خرابیوں سے بچ جاتا ہے جو ادھر ادھر سے تعلق رکھتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ ان نیکیوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے جو غیر معتکف ہونے کی صورت میں بجا لا سکتا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے کریم اپنی شان کریمی کے ماتحت اس کی نیکیوں کے تسلسل کو اعتکاف کی صورت میں بھی جاری رکھے گا اور وہ نیک اعمال جو وہ اعتکاف سے پہلے بجا لاتا تھا وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھے جائینگے گویا بدیوں سے بچایا گیا اور نیکیوں کا اس کی نیت کے مطابق اسے اجر ملتا رہے گا۔

یہ حدیث اسلام کے اسی اصول کی تشریح ہے کہ اللہ تعالےٰ بدی کی سزا ارتکاب کے بعد بدی کے برابر ہی دیتا ہے لیکن نیکی کا بدلہ سات سو گنا تک دیتا ہے اور اگر کوئی نیکی کی نیت رکھے اور کسی مجبوری کے باعث اسے سرانجام نہ دے سکے تب بھی اسے ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ۱۲/۱۳ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا بالکل مفقود ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جسکے باعث بڑی پریشانی ہے۔ احباب جماعت ان مبارک ایام میں خاص طور پر صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(طالب دعا محمد رشید دارالنصر ربوہ)

احباب جماعت چندہ وقف جدید کی طرف فوری توجہ فرمائیں

وقف جدید کا سال رواں ۱۲/۱۳ کو ختم ہو رہا ہے قریباً ایک ماہ باقی ہے۔ اسلئے امراء وصدر صاحبان جماعت اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے اطفال ناصرات اور چھوٹے بچوں کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی ہو چکی ہے یا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں چندہ ہذا کی وصولی کے لئے فوری طور پر موثر رنگ میں جدوجہد فرما کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال آمد)

وقف عارضی کے واقفین کے تاثرات

(از محترم ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

وقف عارضی کا فریضہ ادا کرنے والے بھائی بہنیں اپنی رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجواتے ہیں جو حضور کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں آجاتی ہیں اور وہاں اپنے اپنے فائل میں محفوظ رہتی ہیں۔ ان پر دفتر مناسب کارروائی کرتا ہے۔ ان رپورٹوں میں سے بعض کے تاثرات اس غرض سے شائع کئے جاتے ہیں تا دوسرے احباب اور بہنوں میں تحریک ہو۔ انہیں کام کے متعلق راہنمائی حاصل ہو۔

آخری آمدہ رپورٹوں میں سے چند تاثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) مغربی افریقہ کے احمدیہ سکول کے دو استاد مکرم لطیف احمد صاحب اور مکرم ضیاء اللہ صاحب چیمہ وقف عارضی پر گئے تھے۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

"موضع POTEHUN (پوٹے ہون) میں ہمیں وقف عارضی کے تحت ایک ہفتہ قیام کا موقعہ ملا۔ عرصہ چار سال سے کوئی پاکستانی مشنری یہاں تک نہیں پہنچی ہے یہ جماعت مقامی مبلغ مسٹر موسے سودا کے حلقہ میں ہے۔ اس گاؤں میں تقریباً اکیس گھرانے احمدی ہیں اور سب ہی خوشحال ہیں۔

سیرالیون کا یہ علاقہ زرعی لحاظ سے بڑی خصوصیت کا حامل ہے اور اس کے علاوہ ہیرا بھی کسی کسی جگہ سے نکلتا ہے۔

جماعت کی خوشحالی اور ان کے دینی معاملات میں دلچسپی کا اندازہ اس کشادہ خوبصورت مسجد سے بخوبی ہو سکتا ہے جو زیر تعمیر ہے۔ ہماری دیہاتی جماعتوں میں بلکہ سیرالیون کی بیشتر جماعتوں میں اس نوعیت کی مسجد نہیں ملتی۔"

(۲) سجاد احمد صاحب ربوہ اپنی رپورٹ وقف عارضی میں لکھتے ہیں۔

"پیارے امام آپ کا اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ فرمانا کہ پر وقف اپنے خرچ پر یہ عرصہ گزارے بہت ہی بابرکت ہے جب وہ لوگ ہمیں اپنے خرچ پر اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمارے مولوی یہاں آکر ہم پر رعب بھی ڈالتے ہیں اور اگر دانے نہ دیں تو بے عزتی بھی کرتے ہیں۔ احمدیوں کے مولوی عجیب ہیں اپنے پاس سے خرچ کرتے ہیں۔"

(۳) محترمہ امۃ الباسط شاہدہ صاحبہ کیمبل پور سے لکھتی ہیں:۔

"دوسرے روز دو کلاسوں کا انتظام کیا گیا۔ ناظرہ و یسرنا القرآن پڑھنے والے بچے بچیاں خاکسارہ کے سپرد ہوئے اور قرآن کریم باترجمہ کی کلاس محترمہ سعیدہ صاحبہ لیتی ہیں۔

عاجزہ کے پاس پانچ بچے بچیاں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں اور یہ ننھے بچے سب آٹھ سال کی عمروں سے کم ہیں۔ چار بچے بچیاں یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک بچی ناظرہ پڑھتی ہے۔ تعلیم القرآن کے بعد بچوں سے نماز سنی گئی جہاں تک بچوں کو آتی تھی اس سے آگے بچوں کو سکھائی جاتی اور روزانہ سنی جاتی۔ ایک بچی نے پوری نماز یاد کر لی ہے جن بچوں کو تسبیح نہیں آتی تھی انہیں سکھائی گئی اور تاکید کی روزانہ تین مرتبہ پڑھ کر سویا کریں۔ اس کے بعد استغفار یاد کرائی جا رہی ہے نیز بچوں کو احمدیت سے روشناس کرایا گیا کہ ہم کون ہیں ہمارے بانی کون تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورا اسم مبارک اور آپ کے خلفاء کے اسمائے مبارک سکھائے گئے۔ ان بچوں میں جذبۂ شوق پیدا کرنے کے لئے عاجزہ نے انہیں کہا کہ دو ہفتہ کے بعد ان کا امتحان لیا جائے گا جو بچے سب چیزیں یاد کریں گے اور باقاعدگی سے پڑھتے رہیں گے انہیں انعامات دیئے جائیں گے۔ عاجزہ ان ایام میں ذکر الٰہی میں مصروف رہی اور تہجد پڑھنے کے مواقع بھی میسر آئے۔"

(۴) مکرم صابر عثمان صاحب ہاشمی کراچی لکھتے ہیں:

"انسپکٹر صاحب تحریک جدید کے ساتھ وصولی میں مدد کی۔ کئی احباب کے گھر گیا خدا کے فضل سے بقایا جات کی کافی حد تک وصولی ہو گئی۔

سب سے بڑھ کر اصلاح نفس کی توفیق ملی۔ کئی عادتیں جو میں سمجھتا تھا دور کرنی مشکل ہیں خود بخود دور ہو گئیں۔ کھانا ہوٹل سے کھاتا تھا اس کی وجہ سے کچھ بیمار بھی ہو گیا لیکن اس بیماری کو رضائے الٰہی کے تحت ہنسی خوشی برداشت کیا۔"

(۵)۔ مکرم غلام احمد صاحب آف لالپور اپنی رپورٹ بابت وقف عارضی آزاد کشمیر میں فرماتے ہیں۔

"اس علاقہ میں مکان بہت دور دور ہیں مثلاً بٹالی میں تین گھروں میں جانے کے لئے اس حلقہ کا تین میل کا چکر لگانا پڑا ایک مکان جو کافی دور تھا وہاں پہنچے تو صرف بڈھے میاں بیوی تھے بہت محبت اور الفت سے ملے میاں بیوی کو آواز دے رہا تھا کہ جلد آؤ ہمارے مرکز سے مہمان ہم کو ملنے آئے آئے ہیں وہ دونوں بہت خوش تھے اور بار بار خوشی کا اظہار کر رہے تھے کہ جماعت کی برکت ہے کہ ہم روحانی بھائی آپس میں ان پہاڑوں پر ملے ہیں۔ ہمارا دل بھی محبت سے لبریز خدا تعالیٰ کی حمد کر رہا تھا۔

ان پہاڑوں میں احمدیت کا پایا جانا واقعی مسیح محمدی کی سچائی اور قوتِ قدسی کا عظیم الشان نشان ہے۔ یہ جگہ آبادیوں سے دور سے دور تر احمدیت کی نوا سے منور خود اپنی روحانی روشنی پر عظیم دلیل ہے۔"

(۶)۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شرف الدین صاحب چیمہ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں۔

"عرصہ وقف کے دوران میں نے حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق کسی احمدی گھر سے کھانا یا چائے وغیرہ کبھی نہیں پی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عرصہ دعاؤں میں گزارا ہے میں نے اس عرصہ میں عورتوں کو حضرت صاحب کی جاری کردہ تحریکات میں چندہ دینے کی اور وقف عارضی کرنے کی خاص ہدایت جاری رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے آئندہ سال میں اسی طرح وقف عارضی کرنے کا موقع ملے۔ کیونکہ اس عرصہ میں انسان کے اپنے نفس کی بھی خاص تربیت ہوتی رہتی ہے۔"

(۷)۔ مکرم محمود الحق صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب مشرقی پاکستان اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"موسم کی خرابی اور موسلا دھار بارش کی وجہ سے بہت سے احباب جماعت بیمار پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے ان بیماروں کو معمولی ہومیو پیتھی دوائیں دیں۔ جس سے وہ شفایاب ہو گئے اس میں ہم نے اس الٰہی تحریک (وقف عارضی) کا مشاہدہ کیا اور بے اختیار حضور کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کی راہنمائی میں اسلام کی فتح کا دن نصیب فرمائے۔"

(۸)۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور اپنی وقف کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"یہاں کی جماعت نے میرے سپرد قرآن مجید کے درس کی ڈیوٹی لگائی ہے جس کے لئے مجھے کافی تیاری کرنی پڑتی ہے اس سے قبل میں نے قرآن مجید کا درس نہیں دیا تھا۔ نہ میں اس کے لئے اپنے آپ کو اہل پاتا تھا۔ لیکن یہاں کی جماعت کی طرف سے اس ڈیوٹی کے لگانے پر مجھے اس کی تیاری کرنا پڑی جس کا مجھے اپنی زندگی میں اس وقف عارضی کی وجہ سے پہلی بار تجربہ ہوا۔ دوسروں کے بارے میں میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ ناچیز اور بے علم کے درس سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں لیکن مجھے اس کی تیاری سے ضرور فائدہ ہوا ہے

اس وقف عارضی میں مجھے یہ بھی فائدہ ہوا ہے کہ میں نے اپنی تبلیغی نوٹس کی کاپی جو میں کافی عرصہ سے تیار کرنا چاہتا تھا تیار کر لی ہے۔"

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ (جو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ نیاز محمد صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی ہیں) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ کافی علاج کے بعد تھوڑا سا افاقہ ہوا ہے۔ رمضان کے مقدس ماہ میں خاص طور پر ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے اور یہ بھی کہ مجھے ان کی حقیقی خدمت کی توفیق ملے۔ اللّٰھم آمین۔

قریشی فصیح الدین احمد کراچی

۲۔ عاجز مالی، خانگی اور روحانی پریشانیوں میں اس وقت مبتلا ہے دوست دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے مالی تنگی دور فرمائے اور ہر پریشانی سے بچائے۔
محمد عبد اللہ باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

وقفِ عارضی کے واقفین کیلئے تحریک دعا

۲

۱۳۳۸ فرزند خان صاحب چک ۱۲۱ چھور کوٹلی ضلع شیخوپورہ
۱۳۳۹ بشیر احمد صاحب " " " "
۱۳۴۰ شیخ فضل حق صاحب صدر جماعت احمدیہ سبی
۱۳۴۱ مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب ربوہ
۱۳۴۲ " مبارک احمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا
۱۳۴۳ " بشارت احمد صاحب " " "
۱۳۴۴ " چوہدری محمد بخش صاحب پنشنر ربوہ
۱۳۴۵ " صوفی محمد اسلم صاحب جھنگڑ حاکم ضلع شیخوپورہ
۱۳۴۶ " بہاول بخش صاحب چک ۵/۱۲ E.B ضلع ملتان
۱۳۴۷ " مبارک احمد صاحب ربوہ
۱۳۴۸ " شیخ محمد نعیم صاحب "
۱۳۴۹ " چوہدری نصر اللہ خان صاحب چک ۵۵ ضلع ساہیوال
۱۳۵۰ " نصیر محمد خان صاحب چک ۹۷ ج ب ضلع جھنگ
۱۳۵۱ " محمد صادق صاحب چک ۵۷ ج ب ضلع لائل پور
۱۳۵۲ " خورشید احمد صاحب " "
۱۳۵۳ " سعید خلیل احمد صاحب پرڈینہ ربوہ
۱۳۵۴ " حکیم قاضی خلیل احمد صاحب چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا
۱۳۵۵ " مستری شبیر محمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا
۱۳۵۶ " چوہدری غلام قادر صاحب لیسر محلہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۵۷ " رحمت علی صاحب ربوہ
۱۳۵۸ " چوہدری اللہ دین صاحب گوٹھ بشیر احمد باندی ضلع نوابشاہ
۱۳۵۹ " مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری ربوہ
۱۳۶۰ " بشیر احمد صاحب گوٹھ بشیر احمد باندی ضلع نواب شاہ
۱۳۶۱ " محمد دین صاحب گوٹھ شاہ دین " "
۱۳۶۲ " شوکت حسین صاحب شاہ حیدر آباد
۱۳۶۳ " احمد دین صاحب کنری ضلع تھرپارکر سندھ
۱۳۶۴ " کیپٹن مبارک احمد صاحب بہاول پور
۱۳۶۵ " محمد رمضان صاحب چک ۱۱۳ DB ضلع بہاولپور
۱۳۶۶ " کبیر الدین صاحب صدیقی کراچی
۱۳۶۷ " مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " "
۱۳۶۸ مکرم ظفر احمد صاحب چک ۹۱ E.B ضلع ملتان
۱۳۶۹ " منظفر احمد صاحب فائق چک ۱۶۶ ضلع بہاولنگر
۱۳۷۰ " ناصر احمد صاحب طاہر چک ۱۹۲ R/7 " "
۱۳۷۱ " حبیب اللہ صاحب علی پور ضلع مظفرگڑھ
۱۳۷۲ " رشید احمد صاحب شبیر شاہ کراچی
۱۳۷۳ " عبد الغنی صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی
۱۳۷۴ " احمد یار صاحب چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور
۱۳۷۵ " چوہدری فیض احمد صاحب چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر
۱۳۷۶ " محمد اسلم صاحب ربوہ
۱۳۷۷ " عبد السلام صاحب زرگر ربوہ
۱۳۷۸ " مرزا محمود احمد صاحب نادوال ضلع سیالکوٹ
۱۳۷۹ " محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
۱۳۸۰ " مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "
۱۳۸۱ مکرم سید شمر شاہ صاحب کنری ضلع تھرپارکر
۱۳۸۲ " غلام محمد صاحب چک ۳۹۰ ضلع ملتان
۱۳۸۳ " ایم۔ اے۔ رشید احمد صاحب لاہور
۱۳۸۴ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "
۱۳۸۵ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ربوہ

مربی صاحبان سے اپیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کے دوران اپنی منشاء کے تحت سرزمین بلال کی مظلوم اقوام کی خدمت کے لئے ایک منصوبہ " آگے بڑھو " پیش فرمایا ہے جس کے زیر انتظام ایک ہیلتھ سنٹر اور دو سکول کھل بھی چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واپسی پر فرمایا

" میرا افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں۔ وہ قریباً ۲۵، ۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے جس کو میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں اور قریباً ۷۰، ۸۰ ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں "

اور پھر ساتھ ہی ہدایت فرمائی۔

" میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز (طبی امداد کیلئے) اسی سال کے اندر کھول دیں یہ کام بڑا ہی ضروری ہے " (الفضل ۲۳ وفا ۱۳۴۹ ہش)

پس رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں آپ اپنی اپنی جماعتوں کو حضور کے ان ارشاد کی طرف توجہ دلائیں تا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کی ابتداء شاندار رنگ میں فرمائی ہے اس سے بہتر رنگ میں اس کی تکمیل ہو۔

نوٹ :۔ اپنے علاقہ کے سب احمدی ڈاکٹروں کو حضور کی اس سکیم میں اپنی خدمات پیش کرو ائیں تا موزوں ڈاکٹروں کا انتخاب کرنے میں سہولت ہو۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

اظہار تشکر و درخواست دعا

خاکسار ۲۰ اکتوبر سے ۱۶ نومبر تک بعارضہ قلب سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج رہا۔ اس دوران حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دوسرے بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اس احقر خادم کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں فرماتے رہے۔ اور خیریت دریافت فرماتے رہے۔ بعض احباب جماعت اس دوران خطوط لکھتے رہے اور تیمارداری کے لئے ہسپتال تشریف لاتے رہے۔ بارگاہِ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرما... اور انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

ابھی سینہ میں بعض اوقات درد اٹھتی ہے اور خود ہی بیٹھ جاتی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحبان نے چھ ہفتہ کے لئے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ لہٰذا مودبانہ درخواست گزار ہوں کہ احباب کرام اپنی دعاؤں میں اس احقر خادم کو التزام سے یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ آئندہ خط و کتابت میرے گھر کے مندرجہ ذیل پتہ پر ہو کی جائے۔ عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ ۲۷ ـــ ۶ سیکٹر ۲/۶ اسلام آباد

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

اراکین انصار اللہ کے سہ ماہی چہارم کے امتحان کے لئے تاریخ ۱۱ فتح (دسمبر) برائے ربوہ اور ۱۳ فتح (دسمبر) برائے بیرونجات مقرر ہے اس امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) توضیح مرام (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں)

ازراہِ کرم اس امتحان کی تیاری شروع فرما دیں اور زعماء اعلیٰ اصحاب اطلاع دیں کہ ان کی مجالس سے کتنے انصار اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ کتاب توضیح مرام الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ سے مل سکتی ہے جس کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر الفضل)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات

توجّہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چُنائی۔ مکئی اور جھونا وغیرہ کی کٹائی) کی برداشت شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمینداراور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ تا اپنی عزیز کمائی میں سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرکے اس کی رضاء اور خوشنودی کو حاصل کرنیوالے ہوں۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "زمینداراحباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑسے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دوآنے فی ایکڑکے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) دیا کریں۔

(۲) مزارع حضرات جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑسے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

ہمارے زمینداراور مزارع حضرات سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کرکے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

خدّام الاحمدیّہ کی توجہ کے لئے!

تمام خدام بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ نومبر کے مہینہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا مطالعہ کریں۔ جملہ قائدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں مقامی طور پر حسب سہولت زبانی یا تحریری امتحان بھی لیں اور اس کا اندراج تعلیمی کارڈ میں بھی کروائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیّہ مرکزیّہ)

زمیندار احباب کی توجّہ کے لئے!

سالِ رواں کی فصل خریف برداشت ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے امید ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر احباب کرام اس سے استفادہ کر رہے ہوں گے۔ اس موقعہ پر زمیندار مخلص احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق سیکرٹریانِ مال کو ادا فرماکہ ثواب دارین حاصل کریں اور کوشش فرمائیں کہ سالِ رواں کا بجٹ اس فصل پر پورے کا پورا ادا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے امتحان کے متعلق

ضروری اعلان

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا دوسرے سال کا امتحان تبوک/ستمبر میں ہوگا۔ مگر کورس کے طویل ہونے کی وجہ سے یہ امتحان مزید کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ امتحان ۲۸ رامان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ رمارچ ۱۹۷۱ء) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ واقفین کے لئے تیاری کرنے کا اچھا موقعہ ہے۔ نصاب بغرض اطلاع دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن کریم:۔

(ا) تفسیر کبیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ یونس تا کہف۔

(ب) آخری پارہ کے مشکل الفاظ کا حل لغات کا بیوں پر درج کرنا۔

(ج) آیت خاتم النبیین کی تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مذکور ہے۔

(د) آخری پارہ کا آخری ربع حفظ کرنا۔

(۲) علم کلام:۔

(ا) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے (۱) نزول المسیح (۲) چشمہ معرفت (۳) حقیقۃ الوحی۔

(ب) ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل و جلد دوم۔

(ج) تفہیماتِ ربانیہ از مولانا ابوالعطاء صاحب (اعتراضات کے جوابات کے لئے)

(۳) عربی نصاب:۔

(ا) خلاصۃ النحو از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ یاعین فیض اللہ والعرفان۔

(ج) عربی بول چال کے دس ابتدائی اسباق۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے

توجّہ فرمائیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا:۔

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صفِ اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ، صفِ دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صفِ سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے۔ باقی رقم اپنی سہولت کے مطابق آئندہ تین سال میں ادا کر سکیں گے۔"

ماہ نومبر نصف سے زیادہ گزر چکا ہے لہٰذا مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی فوری طور پر تعمیل فرمائیں اور اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں جلد ارسال کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حبّ مقوی اعصاب

فالج۔ لقوہ۔ کسی عضو کا کمزور ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں سُن ہو جانا۔ جسمانی۔ اعصابی اور جوڑوں کی دردوں میں اکسیر ہے معدہ کو طاقت دیتی ہیں اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں۔ قیمت:۔ چار روپے۔

منیجر المنار دواخانہ ربوہ

شربت خانہ ساز نزلہ، زکام، کھانسی، انفلوائنزا اور موسم سرما کے اثرات سے محفوظ رکھنے کا تحفہ۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ کبیر پیٹ درد۔ ہیضہ۔ قے پسلی اور بچھو کے کاٹے کا کامیاب علاج۔ قیمت ایک روپیہ۔

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

قومی انحطاط کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اولاد کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی

ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہماری آئندہ نسلیں نیکی اور تقویٰ کے میدان میں ہم سے بھی تیز تر ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الھٰکم التکاثر ۵ حتّٰی زرتم المقابر ۵ (التکاثر آیت ۲-۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اِس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تکاثر اور تفاخر کُلّی طور پر ممنوع ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اس تکاثر کا ذکر ہے جو انسان کو موت تک پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے الھٰکم التکاثر حتّٰی زرتم المقابر۔ اس تکاثر نے تم کو تمام نیک باتوں سے غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم موت تک پہنچ چکے ہو۔ یعنی اگر نیک باتوں پر فخر ہو یا ایسی باتوں پر فخر ہو جو دوسروں کو نیکی اور تقویٰ کی طرف لانے میں ممد ہوں تو اس قسم کا تفاخر منع نہیں۔ گویا تفاخر کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ ایک تفاخر وہ ہے جو انسان کو مقابر کی طرف لے جاتا ہے اور ایک تفاخر وہ ہے جو انسان میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ جو تفاخر انسان کو مقابر کی طرف لے جاتا ہے وہ کُلّی طور پر ممنوع ہے اور جو تفاخر زندگی پیدا کرتا ہے وہ منع نہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا انا سیّد ولد اٰدم ولا فخر مجھے خدا تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان کا سردار بنایا ہے مگر اسکے باوجود مَیں اس پر فخر نہیں کرتا۔ یہ نہیں کہ مَیں تم کو ذلیل سمجھوں اور اپنے آپ کو تم سے کوئی علیحدہ ہستی قرار دوں۔ میرا فرض ہے کہ مَیں سیدِ ولد آدم ہونے کے باوجود تمہاری خدمت کروں اور تمہیں ترقی کے میدان میں بہت آگے لے جاؤں۔ اسیطرح فرماتے ہیں تزوّجوا ولودًا ودودًا فانا مکاثرٌ بکم الامم ومفاخر بکم (ابوداؤد) تم شادیاں کرو جننے والی اور محبت کرنے والی عورتوں سے کیونکہ تمہارے ذریعہ سے مَیں دوسری قوموں پر فخر کرنے والا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کثرتِ تعداد کو صرف جائز ہی نہیں بلکہ پسندیدہ قرار دیتا ہے۔ مگر چونکہ بعض کثرتیں نہایت گندی ہوتی ہیں اِس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مَیں صرف یہ خواہش نہیں رکھتا کہ تم اپنی تعداد کے لحاظ سے دوسری قوموں سے بڑھ جاؤ بلکہ میری خواہش یہ بھی ہے کہ باوجود کثیر ہونے کے تم ایسے نیک اور پاک بنو کہ مَیں قیامت کے روز دوسری امتوں کے مقابلہ میں تم پر فخر کر سکوں۔ اس حدیث میں ولود کا لفظ کثرت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ودود میں تفاخر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم محض کثرت پر نہیں بلکہ اپنی امت کے اعلےٰ اخلاق پر فخر کریں گے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ماں باپ اپنی اولاد کی اعلےٰ تربیت کریں اور کوشش کریں کہ ان کی نیکی صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا اثر نسلاً بعد نسلٍ ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوتا چلا جائے تو وہ ایسی اعلےٰ درجہ کی نسلیں پیدا کر سکتے ہیں جو اسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعثِ فخر ہوں۔ افسوس کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی طرف توجہ کرتے ہیں ان میں ذاتی طور پر تقوےٰ بھی ہوتا ہے، روحانیت بھی ہوتی ہے، اعلےٰ اخلاق بھی ہوتے ہیں، رأفت اور شفقت کے جذبات بھی ہوتے ہیں، علم بھی موجود ہوتا ہے، حصولِ علم کی بھی پیاس ہوتی ہے، نیکیوں میں بڑھنے کا مادہ بھی ہوتا ہے مگر اس بات کی طرف انہیں کبھی توجہ پیدا نہیں ہوتی کہ اپنی اولاد میں بھی وہ یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ بیشک ورثہ کے ذریعہ بھی ماں باپ کے بعض خصائص اولاد میں منتقل ہو جاتے ہیں مگر اعلےٰ نسل کا بہت بڑا تعلق اعلےٰ تربیت سے ہوتا ہے اور مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس پہلو میں کبھی غفلت سے کام نہ لے۔ اگر ہر شخص خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی اولاد کی نیک تربیت میں مشغول ہو جائے اور کوشش کرے کہ اس کی اولاد اس سے بڑھ کر اسلام کی فدائی ثابت ہو تو مسلمانوں میں کبھی تنزل پیدا نہ ہو۔ بڑی وجہ قومی انحطاط کی یہی ہوتی ہے کہ اولاد کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کثرت محض بے کار بن کر رہ جاتی ہے اور قوم کا رُعب بالکل مٹ جاتا ہے۔ پس اصل چیز جس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں نیکی اور تقوےٰ کے میدان میں ہم سے بھی تیز تر ہوں۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فخر کر سکتے ہیں۔ محض کثرت ایسی چیز نہیں جو کسی کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہو۔"

تفسیر کبیر سورۃ التکاثر

صفحہ ۶۵، صفحہ ۶۶

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست تحریکِ جدید

ہر مخلص کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

امسال بھی انشاء اللہ تعالےٰ ۲۹ رمضان المبارک (۳۰ نومبر ۱۹۷۰ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ان احباب کے نام بغرض دعا پیش کئے جائیں گے جو ۳۰ نومبر تک اپنا چندہ تحریکِ جدید کُلّی طور پر ادا فرما دیں گے۔ مرکز میں رقم پہنچنے میں کچھ وقت لگتا ہے اِس لئے یہ فہرستیں مقامی عہدیداران کی اطلاع پر تیار کی جائینگی سو مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جوں جوں چندے وصول کرتے جائیں دفتر ہذا کو فہرستیں بھجواتے رہیں۔ حتیٰ کہ ۳۰ نومبر کو دن کے دس بجے تک ایسی ہر اطلاع دفتر میں پہنچ جائے۔ ہر مخلص کو اس میں شامل ہونے کی سعی لازم ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

رمضان المبارک کا اب آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے جو رحمتِ الٰہی کے نزول کا خاص وقت ہے۔ معتکفین حضرات دنیاوی کاموں سے کلیۃً منہ موڑ کر لیلۃ القدر کی انتظار اور رضاء الٰہی کے حصول کے لئے اب خانۂ خدا میں دھونی رمانے بیٹھے ہیں۔

تمام خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ اس آخری عشرہ سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تہجد میں باقاعدگی اختیار کر کے آستانۂ الٰہی پر جھکیں۔ دعاؤں پر خاص زور دیں۔ تہجد کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے اِنّ ناشئۃ الّیل ھی اشدّ وطأً واقوم قیلاً (سورہ مزمّل) یعنی رات کا اُٹھنا (تہجد) ضبط و اصلاحِ نفس اور کلام کو مؤثر بنانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی (فیورلیوبا۔ آٹومیٹک۔ رولڈ گولڈ چین) مورخہ ۲۲ نومبر کو صبح ۷ ½ بجے کے قریب میرے گھر سے لے کر بھٹہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب تک کہیں گِر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملی ہو مہربانی فرما کر درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

مولوی صالح محمد

فضل منزل۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ